السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دیانت دار مسلمان کیا کرے جوایک جاہل معاشرہ میں زندگی گزار رہا ہے ۔ جہاں علماء ہیں نہ اسلامی تحریکیں ۔ وہ ان جماعتوں کا تقابل کر کے معلوم نہیں کر سکتا کہ کتاب وسنت کے مطابق کون سی جماعت ہے جس کی پیروی کی جائے ۔ توایسا شخص کیا کرے جس کے عجز کی یہ کیفیت ہے اور وہ بھیڑوں کے درمیان زندگی گزار رہا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کواپنے دین کی اتنی باتیں لازماً سیکھنا چاہئیں جن سے اسے دین کی سمجھ آجائے اور وہ لوگوں کو اپنی طاقت کے مطابق بھلائی کی دعوت دے سکے ، باقی جن چیزوں کی اسے طاقت نہیں وہ اس پر واجب نہیں کیونکہ شریعت کی آسانی کی بہت دلیلیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

(مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ (المائدۃ ۵ ٦

''اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا ۔''

نیز فرمایا :

(فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن ٦٤ ١٦

''جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرو ۔''

اسے ان علماء سے تعاون کرنا چاہیئے جوخیر سے زیادہ قریب ہوں ۔ اگر اسے کوئی عالم نہ ملے تو اس کا فرض ہے کہ کسی ایسے شہر میں چلا جائے جہاں دین کی سمجھ اور شعائر اسلام پر عمل کرنے میں اس کے ساتھ تعاون کرنیوالے لوگ دستیاب ہوں ، جب کہ اسے اس کا کوئی راستہ بھی نہ ملتا ہو ۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۹۷۸۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 161

محدث فتویٰ